www.pildat.org

پلڈاٹ

ڈسکشن پیپر

آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کی خودمختاری کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973 میں ترامیم کی تجاویز

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرنسی

www.pildat.org

پلڈاٹ

ڈسکشن پیپر

آزاد جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان کی خودمختاری کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973 میں ترامیم کی تجاویز

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرنسی

پلڈاٹ ایک ملکی، خودمختار، غیر جانبدار اور بلامنافع بنیادوں پر کام کرنے والا تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے ایکٹ برائے اندراجِ تنظیم 1860 کے تحت، ایک بلامنافع کام کرنے والے ادارے کے طور پر اندراج شدہ ہے۔

کاپی رائٹ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی ۔پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں طباعت کردہ

اشاعت:۔مئی 2011

آئی ایس بی این 978-969-558-208-4

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ، پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ، استعمال کیا جاسکتا ہے۔

UNDEF The United Nations Democracy Fund

یہ ڈسکشن پیپر پلڈاٹ کے پروجیکٹ "الیکٹرول اور پارلمینٹری پراسس اور سول سوسائٹی ان پاکستان" کے تحت تیار اور شائع کیا گیا ہے اس کے لیے پلڈاٹ کو ایسٹ ویسٹ ہوائی کی شراکت اور اقوامِ متحدہ کے ڈیموکریسی فنڈ کا تعاون حاصل ہے۔

ناشر

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

ہیڈ آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان

لاہور آفس: 45۔اے سیکٹر 20 سیکنڈ فلور فیز III کمرشل ایریا، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور

ٹیلیفون: 111-123-345 (+92-51) فیکس: 226-3078 (+92-51)

E-mail: info@pildt.org; Web: www.pildat.org

مندرجات

پیش لفظ
مصنف کا تعارف 07
پس منظر اور ابتدائیہ 09
خودمختاری کے لئے آئینی ترمیم 09
آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان میں گورننس فریم ورک 10
آئینی ڈھانچے کے درجے 10
بیوروکریٹک کنٹرول 11
صوبائی مماثلت 12
اختتامیہ 15
ضمیمہ
آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان سے معلق آئین پاکستان میں مجوزہ ترامیم 19

پیش لفظ

ڈسکشن پیپر **"آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کی خودمختاری کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973 میں ترامیم کی تجاویز"** ،جسٹس (ر) **منظور حسین گیلانی** نے تحریر کیا ہے۔ یہ جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کے لیے نئے اور زیادہ بہتر عارضی آئینی انتظامات کے سوال پر تبادلہ خیال کی شروعات کی ایک کوشش ہے۔اس پیپر کے مصنف نے خطّوں کے لئے ان ترامیم کو بہتر خود مختاری سے عبارت کیا ہے۔

پیپر آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کے خطوں کی ان آئینی حیثیت کا احاطہ کرتا ہے جس سے یہ نصف صدی تک ملک کے سیاسی اور آئینی ڈھانچے سے باہر ہیں۔ مارچ 1949 میں وزارت امور کشمیر و شمالی علاقہ جات (موجودہ وزارت امور کشمیر و گلگت بلتستان) قائم کی گئی جو آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان اور پاکستانی حکومتوں کے درمیان رابطے کا ذریعہ رہی۔ اگرچہ مقامی کشمیری حکام ہمیشہ اس کے کردار پر تنقید کرتے رہے۔ حکومت پاکستان نے 30 اگست 2009 میں ایک تاریخی فیصلے میں شمالی علاقہ جات کے لیے سیلف گورننس ریفارم پیکج) کی منظوری دی جس کا مقصد اسے مکمل داخلی خودمختاری دینا تھا لیکن صوبے کا درجہ نہیں دیا گیا اور اس کا نام گلگت بلتستان رکھا گیا۔ بہت سی خود ساختہ قوم پرست جماعتوں نے اس پیکج کو لفظوں کی ہیرا پھیری قرار دیا۔ جبکہ آزاد جموں وکشمیر کا 1974 کا آئین اسلام آباد کو آزاد جموں وکشمیر کے معاملات میں وزیراعظم پاکستان کی سربراہی میں قائم اے جے کے کونسل کے ذریعے وسیع قانونی اختیار فراہم کرتا ہے۔ آزاد جموں وکشمیر کا آئین اے جے کے اسمبلی اور کشمیر کونسل کو دفاع، تجارت، سلامتی اور کرنسی جیسے وفاقی دائرہ کار میں آنے والے امور پر قانون سازی سے روکتا ہے۔

آزاد جموں کشمیر اور گلگت بلتستان کی قومی سیاست اور فیصلہ سازی میں شمولیت اس بات سے عیاں ہے کہ ان خطوں کی پاکستان کی پارلیمنٹ میں کوئی نمائندگی نہیں اور نہ ہی وفاق اور صوبوں کے درمیان تعاون اور مشاورت کے لیے بننے والے آئینی اداروں جیسے مشترکہ مفادات کونسل، قومی اقتصادی کونسل اور قومی فنانس کمیشن میں نمائندگی ہے۔ اسی طرح آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کی دیگر صوبوں کے برعکس انڈس ریور سسٹم اتھارٹی (ارسا) میں بھی کوئی نمائندگی نہیں اور نہ ہی انہیں اپنی سرزمین پر لگنے والے ہائیڈروالیکٹرک پاور اسٹیشن سے منافع میں حصہ ملتا ہے۔ اس حقوق کی خلاف ورزی پر ان علاقوں میں کافی آزردگی پائی جاتی ہے۔

آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کی پیچیدہ آئینی تاریخ کے مدنظر پیپر کا مقصد آئین پاکستان میں مجوزہ ترامیم پر مذاکرے کا آغاز کرانا ہے تاکہ آزاد جموں وکشمیر کے عوام کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں کے تحت حق خودارادیت ملنے اور ان خطوں کی مستقل حیثیت کے تعین تک آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کو بھی برابری کے حقوق حاصل ہوسکیں۔

ہمیں توقع ہے کہ اس پیپر سے آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کیلیے نئے آئینی انتظامات کے سوال پر اتفاق رائے پیدا کرنے میں مدد ملے گی

اظہار تشکر

یہ مقالہ پلڈاٹ نے الیکٹرول اور پارلیمینٹری پراسس اور سول سوسائٹی ان پاکستان کے عنوان سے ایسٹ ویسٹ سنٹر ہوائی کی شراکت، اقوامِ متحدہ کے ڈیموکریسی فنڈ کے تعاون سے تیار کیا گیا ہے۔

اعلان لاتعلقی

پلڈاٹ اور اس پراجیکٹ کے معاونین کا اس پیپر میں دیئے گئے نکتہ نظر سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

اسلام آباد

10 مئی 2011

مصنّف کا تعارف

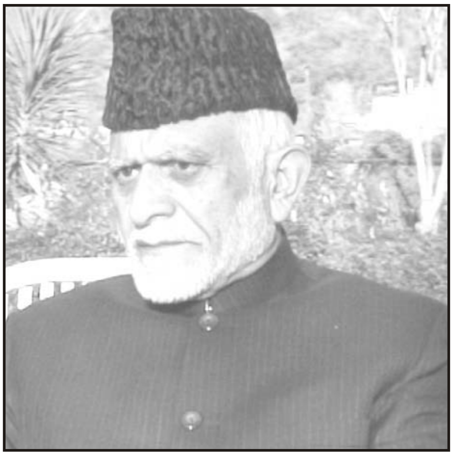

جسٹس (ر) سید منظور حسین گیلانی

جسٹس (ر) سید منظور حسین گیلانی نے 1968 میں جموں وکشمیر یونیورسٹی، سری نگر سے گریجویشن کی۔ انہوں نے 1970 میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے فرسٹ ڈویژن میں ایل ایل بی کی ڈگری لی اور یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ انہوں نے 1970 میں سری نگر ہائی کورٹ میں وکالت شروع کی اور 1973 میں ایڈووکیٹ بن گئے۔ وہ 1974 میں حکومت جموں وکشمیر کے لاء سیکریٹریٹ میں اسسٹنٹ لیگل ری ممبرنس تعینات ہوئے اور 1975 میں مستعفی ہوکر دوبارہ وکالت شروع کر دی۔

1976 میں وہ اپنے خاندان کے ہمراہ آزاد کشمیر ہجرت کر آئے۔ انہوں نے 1977 میں آزاد جموں وکشمیر ہائی کورٹ اور 1979 میں سپریم کورٹ میں ایڈووکیٹ کی حیثیت سے نام درج کرایا۔ 1979 سے 1986 تک انہوں نے محکمہ تحفظ و بحالی میں قانونی مشیر اور 1980 سے 1986 تک مسلم کمرشل بنک کے مشیر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ وہ 1979 میں چیئرمین زکواۃ کمیٹی، 1983 میں ممبر مظفر آباد میونسپل کارپوریشن اور کارپوریشن کی لیگل کمیٹی کے چیئرمین منتخب ہوئے۔ وہ مارچ 1986 سے مارچ 1990 میں مستعفی ہونے تک آزاد جموں وکشمیر کے ایڈووکیٹ جنرل رہے۔ وہ 05 مئی 1991 میں اے جے کے ہائی کورٹ کے مستقل جج مقرر ہوئے اور 03 مئی 2001 کو ہائی کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس اور 06 جون 2001 کو مستقل چیف جسٹس بن گئے۔ انہوں نے 16-10 جنوری 1996 کو پہلی مرتبہ، 22-29 مارچ 1997 کو دوسری مرتبہ اور 21-10 مارچ 2000 کو تیسری مرتبہ سپریم کورٹ کے ایڈہاک جج مقرر ہوئے۔ وہ 2003 میں آزاد کشمیر سپریم کورٹ کے مستقل جج تعینات ہوئے۔ وہ 21 دسمبر 1996 سے 25 اپریل 1997 تک اے جے کے یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہے۔ جسٹس منظور گیلانی آزاد جموں وکشمیر کے چیف الیکشن کمشنر بھی رہے۔ وہ 12 مئی 2010 کو اے جے کے سپریم کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ وہ اس وقت ایسوسی ایشن فار رائیٹس آف پیپل آف جموں اینڈ کشمیر (ARJK) کے چیئرمین کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

وہ تین کتابوں کے مصنف ہیں جن میں "آزاد جموں وکشمیر میں آئینی ترقی"، "آزاد جموں وکشمیر میں انصاف کی فراہمی" اور "پاکستان، بھارت اور مقبوضہ کشمیر کے تاریخی پس منظر میں آزاد جموں وکشمیر کا آئین" شامل ہیں۔

پس منظر اور ابتدائیہ

بھارت کی طرف سے ریاست جموں وکشمیر پر اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عملدرآمد سے انکار کی وجہ سے مقبوضہ ریاست کے دس ملین سے زائد افراد تاحال بھارتی تسلط میں ہیں۔کشمیری عوام کی حق خودارادیت کے حصول کی جدوجہد اب 64ویں برس میں داخل ہو چکی ہے۔طویل عرصے سے جاری کشمیری تنازعہ، جو پاکستان اور بھارت کے درمیان دو جنگوں کا سبب بنا،اب بھی جنوبی ایشیاء کی امن وسلامتی کے لیے خطرہ ہے۔

کشمیر تنازعہ کے بیرونی عوامل کے علاوہ ریاست کے مستقبل کے حتمی فیصلے کی ناکامی، آزاد ہونے والے خطوں آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کی آئینی ترقی میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ان خطوں کا انتظام اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں کے تحت پاکستان کے سپرد کیا گیا۔وہ اس وقت سے پاکستان کے انتظامی یونٹ کے طور پر چلائے جارہے ہیں اور پاکستان کے آئین کے تحت ان پر صوبوں جیسی پابندیوں اور ذمہ داریاں تو ہیں لیکن انہیں صوبوں جیسے آئینی حقوق اور اختیارات میسر نہیں۔

آزاد جموں کشمیر اور گلگت بلتستان کو اس صورتحال سے سب سے زیادہ نقصان یہ ہے کہ ان کی پاکستان کی پارلیمنٹ میں کوئی نشست نہیں اور نہ ہی وفاق اور صوبوں کے درمیان تعاون اور مشاورت کے لیے بننے والے آئینی اداروں جیسے مشترکہ مفادات کونسل ،قومی اقتصادی کونسل اور قومی فنانس کمیشن میں نمائندگی ہے۔یعنی کہ آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان ان اداروں کے دائرہ کار میں آنے والے تمام معاملات میں اسٹیک ہولڈر ہیں اور پالیسیوں اور فیصلوں سے متاثر ہوتے ہیں لیکن ان فیصلوں میں ان کی کوئی رائے نہیں۔اسی طرح دیگر صوبوں کے برعکس آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کی انڈس ریور سسٹم اتھارٹی (ارسا) میں بھی کوئی نمائندگی نہیں اور نہ ہی انہیں اپنی سرزمین پر لگنے والے ہائیڈرو الیکٹرک پاور اسٹیشن سے منافع میں حصہ ملتا ہے۔ان حقوق کی خلاف ورزی پر ان علاقوں میں کافی آزردگی پائی جاتی ہے۔

خود مختاری کے لئے آئینی ترمیم

اس پیپر کے ذریعے ریاست کی خود مختاری کے حصول کے لئے آئینِ پاکستان میں ممکنہ ترامیم پر مشاورت کرنے میں مدد ملے گی جس کا وعدہ اقوام متحدہ کی جموں اور کشمیر کے متعلق قراردادوں میں کیا گیا تھا۔

الف) آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کو دیگر صوبوں کی مانند اختیارات اور استحقاق اور پارلیمنٹ میں نمائندگی دی جائے۔
ب) اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کے کمیشن برائے پاکستان اور بھارت(UNCIP) کی قراردادوں کے مطابق مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے پاکستان کی یقین دہانی۔

یہ آئینی ترمیم مکمل طور پر ایک عارضی نوعیت کی ہوگی اور آئین پاکستان کے آرٹیکل 257 کی روشنی میں اس کا جائزہ لیا جائے گا جس کے مطابق "جب ریاست جموں وکشمیر کے عوام پاکستان کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کریں گے، تو ریاست اور پاکستان کے درمیان تعلق

وہاں کی عوام کی مرضی سے طے کیا جائے گا"۔

اگرچہ ریاست کے آزاد ہونے والے خطوں کا نام آئین پاکستان کے آرٹیکل 1 میں نہیں لیا گیا، جو ملک کے خطوں کی تعریف کرتا ہے، تا ہم آئین پاکستان کے آرٹیکل (d) (2) 1 کے تحت یہ پاکستان کا حصہ تصور ہونگے جس کے مطابق" وہ ریاستیں اور خطے جو کسی معاہدے یا کسی اور طرح پاکستان میں شامل ہیں یا ہو سکتے ہوں"، کیونکہ آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان یو این سی آئی پی (UNCIP) کی قراردادوں کے تحت پاکستان میں شامل ہیں۔ بھارت نے اس صورتحال کو جنگ بندی معاہدہ 1949، تاشقند معاہدہ 1966 اور شملہ معاہدہ 1972 میں تسلیم کیا ہے۔

آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان میں گورننس فریم ورک

ریاست جموں وکشمیر کا کل رقبہ 84,471 مربع میل ہے۔ جس میں 33,958 مربع میل 1947 سے پاکستان کے زیر انتظام ہے۔ جس میں 29,814 مربع میل گلگت بلتستان اور 4,144 مربع میل آزاد جموں وکشمیر کا علاقہ شامل ہے۔ گلگت بلتستان کی آبادی 14 لاکھ اور آزاد جموں وکشمیر کی آبادی 35 لاکھ ہے۔ اس کے علاوہ گلگت بلتستان اور آزاد جموں وکشمیر کے بالترتیب 16 لاکھ اور 15 لاکھ افراد ملک کے دوسرے علاقوں میں رہائش پذیر ہیں۔

فی الوقت آزاد جموں وکشمیر کی حکومت Interim Constitution Act 1974)) کے تحت قائم ہے جو کہ آزاد جموں وکشمیر کی لیجسلیٹو اسمبلی نے حکومت پاکستان کی منظوری کے بعد پاس کیا ہے۔

گلگت بلتستان کی حکومت Empowerment and Self-GovernanceOrder 2009 کے تحت قائم کی گئی جو صدر پاکستان نے مقامی قیادت سے غیر رسمی مشاورت کے بعد جاری کیا۔ گلگت بلتستان کا آرڈر آزاد جموں وکشمیر ایکٹ سے ملتا جلتا ہے۔ جس میں صرف اس حد تک فرق ہے کہ آزاد جموں وکشمیر Interim Constitution Act میں صدر اور وزیر اعظم کے عہدوں کو گلگت بلتستان کے Empowerment and Self-GovernanceOrder کے تحت گورنر اور وزیر اعلیٰ سے تبدیل کر دیا گیا۔ آزاد جموں وکشمیر کے عبوری آئین ایکٹ میں کونسل اور لیجسلیٹو اسمبلی کے کل ممبران کی اکثریت سے مشترکہ اجلاس کے سیشن میں ترمیم کی جا سکتی ہے لیکن حکومت پاکستان کے کچھ اختیارات کو تحفظ حاصل ہے جس میں ترمیم صرف حکومت پاکستان کی مرضی سے کی جا سکتی ہے جبکہ گلگت بلتستان آرڈر میں ترمیم کا مکمل اختیار حکومت پاکستان کے پاس ہے۔

آئینی ڈھانچے کے درجے

ان دونوں خطوں میں تین درجاتی آئینی ڈھانچہ قائم ہے۔ پہلا درجہ حکومت پاکستان ہے جس کے پاس دفاع، امور خارجہ (بیرونی تجارت اور بیرونی امداد سمیت)، کرنسی اور UNCIP کی قراردادوں پر عمل درآمد کے تمام انتظامی و قانونی اختیارات

ہیں۔آزاد جموں وکشمیر کونسل اور گلگت بلتستان کونسل دوسرا درجہ قائم کرتی ہیں۔ ان کو کونسل لیجسلیٹو لسٹ کے دائرہ کار میں شامل تمام امور پر خصوصی انتظامی و قانونی اختیارات حاصل ہیں۔ اس لسٹ میں زیادہ تر وہ امور شامل ہیں جو آئین پاکستان میں وفاق کو حاصل ہیں۔ دونوں خطوں کی کونسل فی الواقع وفاقی حکومت اور وفاقی قانون ساز ادارہ کا درجہ رکھتی ہے۔تیسرا درجہ قانون ساز اسمبلیاں اور بالترتیب حکومت آزاد جموں وکشمیر اور حکومت گلگت بلتستان کا ہے۔ آزاد جموں وکشمیر کی قانون ساز اسمبلی کو کونسل لیجسلیٹو لسٹ کے علاوہ دیگر امور پر قانون سازی کا خصوصی اختیار حاصل ہے جبکہ گلگت بلتستان اسمبلی کو صرف اسمبلی لیجسلیٹو لسٹ پر قانون سازی کا اختیار ہے دیگر سارے اختیارات حکومت پاکستان کے پاس ہیں۔

گوکہ کونسل لیجسلیٹو لسٹ پر قانون سازی اور انتظامی اختیارات کونسل کو حاصل ہیں لیکن دونوں آزاد جموں و کشمیر Interim Constitution Act اور گلگت بلتستان Self-Governance Order میں یہ خصوصی طور پر لکھا گیا ہے کہ کونسل کے انتظامی اختیار اس کے چیئرمین، یعنی وزیر اعظم پاکستان استعمال کریں گے۔وزیر اعظم پاکستان آزاد جموں و کشمیر کونسل کے 14 ممبران میں سے پانچ ممبر اور گلگت بلتستان کونسل کے 15 میں سے چھ ممبران تعینات کرتے ہیں جو وفاقی وزراء یا پاکستان پارلیمنٹ کے اراکین ہوتے ہیں۔وزیر اعظم سمیت ان میں سے کوئی بھی آزاد جموں وکشمیر کے آئین یا گلگت بلتستان گورننس آرڈر کے تحت حلف نہیں اٹھاتا۔ اس لیے وہ کونسل، قانون ساز اسمبلیوں یا پارلیمنٹ آف پاکستان کے پاس جوابدہ نہیں ہوتے۔مزید یہ کہ حکومت پاکستان کے بلا واسطہ اور کونسل کے ذریعے بلواسطہ اختیارات کے علاوہ آزاد جموں وکشمیر کا Interim Constitution Act اور گلگت بلتستان کا Self-Governance Order یہ واضح کرتے ہیں کہ دونوں خطوں کی حکومتیں اپنا اختیارات اس طرح استعمال کریں گی کہ وہ کونسل اور پاکستانی قوانین سے متصادم نہ ہوں۔

بیوروکریٹک کنٹرول

آزاد جموں وکشمیر اسمبلی اور گلگت بلتستان اسمبلی کی طرف سے کونسل کے لیے منتخب چھ اراکین کا کونسل لیجسلیٹو لسٹ سے متعلقہ امور میں پالیسی یا فیصلہ سازی میں کوئی کردار نہیں ہوتا۔کونسل کے دفتر اسلام آباد میں ہیں اور اسے وفاقی حکومت کی بیوروکریسی چلاتی ہے۔کونسل کے نام پر تفویض کردہ اختیارات فی الواقع حکومت پاکستان 1973 کے رولز آف بزنس کے رول 19 (4) کے شیڈول 2 کے تحت وزارت امور کشمیر و گلگت بلتستان کے ماتحت ہیں یہ وزارت ان علاقوں کے انتظامی امور کو کنٹرول کرتی ہیں لیکن ان کی غلطیوں کا خمیازہ مقامی حکومتوں کو بھگتنا پڑتا ہے۔

جو اختیارات حکومت جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کے دائرہ کار میں آتے ہیں ان کی بھی موثر اتھارٹی حکومت پاکستان کے مقرر کردہ سینئر سول سرونٹس چلاتے ہیں ان میں چیف سیکریٹری، ایڈیشنل چیف سیکریٹری (ڈیویلپمنٹ)، انسپکٹر جنرل آف پولیس، سیکریٹری خزانہ،

سیکریٹری صحت، آڈیٹر جنرل اور اکاونٹس جنرل شامل ہیں۔

صوبائی مماثلت

ان کے علاوہ بھی دیگر ایسے آئینی، قانونی اور انتظامی اقدامات اور طریقہ کار ہیں جو آزاد جموں وکشمیر کو دیگر صوبوں کے برابر کا درجہ دیتے ہیں۔ان میں کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

i۔ حکومت پاکستان کے کابینہ ڈویژن نے دو نوٹیفیکشن بالترتیب 11 مئی 1971 اور 6 جون 1988 کو جاری کیے۔جن میں کہا گیا کہ "ہر وزارت اپنی خصوصی ذمہ داری میں آزاد جموں وکشمیر کو پاکستان کے دیگر انتظامی یونٹس کی طرح ڈیل کرے گی۔مرکزی وزارتیں آزاد جموں وکشمیر میں وہی اختیارات اور کردار ادا کریں گی جو وہ دیگر انتظامی یونٹس میں ادا کرتی ہیں اس کو عملی طور پاکستان کے دیگر صوبوں کی طرح ہی سمجھا جائیگا۔

ii۔ آزاد جموں وکشمیر کے Interim Constitution Act 1974 کی شق (2) (7)4 کے تحت آزاد جموں وکشمیر کا کوئی شخص یا جماعت الحاق پاکستان کے نظریے کے خلاف کسی سرگرمی میں حصہ نہیں لے سکتا۔

iii۔ صدر، وزیراعظم، اسپیکر اور آزد جموں وکشمیر کے دیگر آئینی عہدے دار یہ حلف اٹھاتے ہیں کہ وہ "ملک کے اور ریاست جموں وکشمیر کے الحاق پاکستان کے نظریے سے وفادار رہیں گے"۔

iv۔ آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کے عوام کو حکومت پاکستان کمپوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ اور پاکستان پاسپورٹ جاری کرتی ہے جس میں انہیں پاکستان کا شہری قرار دیا جاتا ہے۔

v۔ پاکستان کی وفاقی سول سروس میں ان دونوں یونٹس کا دیگر صوبوں کے طرح کوٹہ مقرر ہے۔

vi۔ آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کے باشندے جو پاکستان کے مختلف صوبوں میں آباد ہیں متعلقہ صوبائی اسمبلی اور پارلیمنٹ کے رجسٹرڈ ووٹرز کے طور درج ہیں اور اپنے انتظامی یونٹس میں قانون ساز اسمبلی میں منتخب ہونے کے حق سے دستبردار ہوئے بغیر پاکستان کی پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلی

میں بھی منتخب ہو سکتے ہیں۔

vii۔ پاکستان کی زیادہ تر سیاسی جماعتوں نے آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان میں اپنی مقامی شاخیں قائم کر رکھی ہیں۔

اختتامیہ

آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کو عملی طور پر صوبوں کے طور چلایا جاتا ہے لیکن ان کو صوبے جیسی خودمختاری حاصل نہیں ہے۔ دیگر صوبوں کے برعکس، آزاد خطوں کی وفاقی حکومت، پارلیمنٹ اور دیگر اداروں میں کوئی نمائندگی نہیں۔ انہیں قومی سطح پر پالیسی اور فیصلہ سازی میں حصہ لینے کا موقع نہیں ملتا اور قومی دھارے سے باہر رکھے جاتے ہیں۔ اس پس منظر میں آزاد جموں وکشمیر کے عوام کی حقوق کی تنظیم (ARJK) نے سول سوسائیٹی کے مختلف شعبوں، خاص طور پر آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے ان علاقوں کے عوام کو زیادہ خود اختیاری دینے اور قومی فیصلہ سازی میں حصہ لینے کے لیے مناسب اقدامات کا تبادلہ خیال کیا جن کے نتیجے میں درج ذیل بڑے نکتہ ہائے نظر سامنے آئے ہیں۔

i۔ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے پس منظر میں مسئلہ کشمیر کے حتمی حل تک، آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کو ریاست جموں و کشمیر کے حصے کے طور ان کی مخصوص اور عالمی سطح پر متنازعہ حیثیت کو نہ تو تبدیل کیا جانا چاہیئے اور نہ ہی پاکستان کا صوبہ بنانا چاہیئے۔

ii۔ اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد اور جموں وکشمیر کے عوام کی اقوام متحدہ کے قراردادوں کے مطابق حق خودارادیت کے حصول تک، آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کو عارضی طور پر کم ازکم پاکستان کے دیگر صوبوں کے برابر اندرونی خوداختیاری اور مرکزی سطح پر آئینی اختیارات دیے جانے چاہیں۔ جس میں پارلیمنٹ میں نمائندگی، سی سی آئی، این ایف سی اور این ای سی میں مناسب نمائندگی اور پانی اور ہائیڈرو الیکٹرک پر حقوق مہیا کیے جائیں۔

iii۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں پر عمل درآمد اور ان کے احترام کا پاکستان عزم کرے جس میں 30 مارچ 1951 اور 24 جنوری 1957 کی سلامتی کونسل کی قراردادیں شامل ہیں جن کے مطابق "ریاست جموں وکشمیر کا حتمی حل وہاں کی عوام کی مرضی سے جمہوری طریقے سے اقوام متحدہ کی نگرانی میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ حق رائے شماری سے کیا جائے گا"۔

ARJK نے آئین پاکستان میں اوپر دی گئی رائے کے مطابق ترمیم تجویز کی ہے جو AppendixA کی صورت میں منسلک ہے۔

ضمیمه

آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان سے معلق آئین پاکستان میں مجوزہ ترامیم

پارٹ II

باب 2۔ پالیسی کے اصول

(1) نئی شق 40A کا اضافہ

آرٹیکل 40 کے بعد مندرجہ ذیل نئی شق کا اضافہ کیا جائے گا۔

جموں وکشمیر کے حتمی حل کے لیے رائے شماری

40A۔ ریاست بین الاقوامی سطح پر ریاست جموں وکشمیر کے حتمی حل کے لیے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کے کمیشن برائے پاکستان و بھارت کی قراردادوں کے مطابق اقوام متحدہ کی نگرانی میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گی۔

پارٹ III

وفاق پاکستان

باب 1۔ صدر

(2) آرٹیکل 41 میں ترمیم (صدر)

آرٹیکل 4 1 کی شق (3) کے پیرا گراف (a) کے آخر میں لفظ "and" ختم کر کے اسے پیرا گراف (b) کے آخر میں لگایا جائے اور درج ذیل نئے پیرا گراف کا اضافہ کیا جائے۔

" (c) آرٹیکل 257 کی شق (1) کے مطابق ریاست جموں وکشمیر کے حتمی حل تک بالترتیب آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان قانون سازاسمبلیوں کے منتخب اراکین، ایسی تاریخ سے جو صدر دفعہ (3) 257 حکم کے تحت مقرر کریں"۔

باب 2۔ مجلس شوریٰ

(3) آرٹیکل 51 میں ترمیم (قومی اسمبلی)

آرٹیکل 51 کی شق 1 کے اختتام پر مندرجہ ذیل شرطیہ فقرہ کا اضافہ کیا جائے گا:۔

"بشرطیکہ آرٹیکل 257 کی شق (1) کے مطابق ریاست جموں وکشمیر کے حتمی حل تک، جموں وکشمیر کی آٹھ اور گلگت بلتستان کی تین اضافی نشتیں ہونگی جو اس تاریخ اور طریقے کار سے پُر کی جائینگی جو ، آرٹیکل 257 کی شق (1) کے مطابق صدر بذریعہ حکم مقرر کریں گے"۔

(4) آرٹیکل 59 میں ترمیم (سینیٹ)

آرٹیکل 59 کی شق 1 کے اختتام پر مندرجہ ذیل اضافی شرطیہ فقرہ کا اضافہ کیا جائے۔

"بشرطیکہ آرٹیکل 257 کی شق (1) کے مطابق ریاست جموں و کشمیر کے حتمی حل تک، جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کی بالترتیب چار چار اضافی نشتیں ہونگی جو اس تاریخ اور طریقے کار کے مطابق پر کی جائینگی جو، آرٹیکل 257 کی شق (1) کے مطابق صدر بذریعہ حکم مقرر کریں گے"۔

پارٹ XII

متفرق

باب IV (جنرل)

(5) آرٹیکل 257 میں تبدیلی

آرٹیکل 257 کو مندرجہ ذیل سے تبدیل کیا جائے۔

ریاست جموں وکشمیر نے بارے میں شق

257 (1)۔ ریاست جموں وکشمیر کا حتمی حل اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کے کمیشن برائے پاکستان وبھارت کی قراردادوں کے مطابق اقوام متحدہ کی نگرانی میں عوام کی مرضی کے مطابق آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعے نکالا جائے گا۔

(2) جب ریاست جموں وکشمیر کے عوام پاکستان سے الحاق کا فیصلہ کرلیں، ریاست اور پاکستان کے تعلق کا فیصلہ ریاست کے عوام کی مرضی سے کیا جائے گا۔

(3) ریاست جموں وکشمیر کے شق (1) کے مطابق حتمی حل اور اس آئین میں درج کسی بھی شق کے قطع نظر، صدر بذریعہ حکم اس آئین کی کسی بھی دفعہ کا ایسی ترمیم اور استثنیٰ کے ساتھ آزاد جموں وکشمیر اور گلگت وبلتستان پر اطلاق کرسکیں گے جس کی حکم میں وضاحت کی گئی ہوں۔

بشرطیکہ ایسا کوئی بھی حکم متعلقہ حکومت کی رضامندی کے بغیر جاری نہیں کیا جاسکے گا۔

(4) آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان بالترتیب آئین کی ان دفعات کی حد تک جن کا ان پر اطلاق کیا گیا ہو، صوبہ تصور ہونگے۔

(5) آزاد جموں وکشمیر کے حوالے سے لفظ "صوبہ"، "صوبائی اسمبلی"، "صوبائی حکومت"، "گورنر"، "وزیر اعلیٰ"، "صوبائی وزراء"، "پاکستان کے شہری" جہاں استعمال ہوں گے کی جگہ بالترتیب "آزاد جموں وکشمیر"، "آزاد جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی"، "حکومت آزاد جموں وکشمیر"، "صدر آزاد جموں وکشمیر"، "وزیر اعظم آزاد جموں وکشمیر"، "وزراء حکومت آزاد جموں وکشمیر" اور "آزاد جموں وکشمیر ریاستی امور" پڑھے جائیں گے۔

(6) گلگت بلتستان کے حوالے سے لفظ "صوبہ"، "صوبائی حکومت"، "صوبائی وزراء"، "صوبائی اسمبلی" جہاں استعمال ہوں گے کی جگہ بالترتیب "گلگت بلتستان"، "حکومت گلگت بلتستان"، "وزراء حکومت گلگت بلتستان" اور "گلگت بلتستان قانون ساز اسمبلی"، پڑھے جائیں گے۔

(6) تیسرے شیڈول میں ترمیم (صدر کا انتخاب)

تیسرے شیڈول کے پیراگراف، صدر کے انتخاب، میں شق (b) کے اختتام میں مندرجہ ذیل کا اضافہ کیا جائے۔

"تاہم آزاد جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی اور گلگت بلتستان قانون ساز اسمبلی میں بالترتیب ہر امیدوار کے حق میں ڈالے گئے ووٹوں کو سب سے کم نشستوں والی صوبائی اسمبلی کے کل ووٹوں سے ضرب دے کر ووٹ ڈلنے والے قانون ساز اسمبلی کی کل نشستوں کے چارگنا پر تقسیم کیا جائے گا"۔

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

ہیڈ آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: 45-اے سیکٹر 20 سیکنڈ فلور فیز III کمرشل ایریا، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور
ٹیلیفون: 345-123-111 (51-92+) فیکس: 3078-226 (51-92+)
E-mail: info@pildt.org; Web: www.pildat.org